128856 - نصرانى ہوتے ہوئے روزہ ركھنا

سوال

ہمارى بستى ميں ايك عيسائى شخص ہے جو رمضان المبارك كے روزے ركھتا ہے، ليكن نماز ادا نہيں كرتا، تو كيا اس كا روزہ صحيح ہے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

" يہ عيسائى جو روزے ركھتا ہے اور نماز ادا نہيں كرتا اس كے معاملہ كو ديكھا جائيگا اور اسے اسلام كى دعوت دى جائيگى، كيونكہ دين اسلام ميں داخل ہوئے بغير اسے روزہ كوئى فائدہ نہيں ديگا؛ كيونكہ كفر سب اعمال كو باطل كر ركھ ديتا ہے جيسا كہ اللہ عزوجل كا فرمان ہے:

اور جو كوئى ايمان كے ساتھ كفر كرے تو اس كے اعمال ضائع ہو گئے، اور وہ آخرت ميں خسارہ پانے والوں ميں سے ہوگا المآئدۃ (5).

اور اللہ رب العزت كا فرمان ہے:

اور اگر وہ شرك كريں تو جو وہ عمل كرتے رہے سب ضائع ہو جائيں گے الانعام (88).

اس ليے سب سے قبل تو وہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كى تصديق كرے اور اسلام ميں داخل ہو جائے، اگر وہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم پر ايمان لاتا اور اسلام ميں داخل ہو جاتا ہے تو پھر اس سے نماز روزے كى پابندى اور زكاۃ اور حج كى ادائيگى كا مطالبہ كيا جائيگا.

ليكن عيسائى رہتے ہوئے نماز روزے كى پابندى كرنا صحيح نہيں، كيونكہ اس كے كفر پر ہونے كى وجہ سے نماز بھى باطل ہے اور روزہ بھى باطل ہوگا، اور اسے كوئى فائدہ نہيں ديگا.

كيونكہ ان عبادات كى شرط ميں اسلام قبول كرنا داخل ہے اس ليے اگر وہ غير مسلم ہونے كى حالت ميں نماز روزہ كى پابندى كرتا ہے تو غير مسلم كى عبادت باطل ہے.

لہذا جو مسلمان بھائى اس كے قريب رہتے ہيں اور اس سے تعلق ركھتے ہيں وہ اسے نصيحت كريں، اور اسلام كى

راہنمائی کریں، اور دعوت دیں، اور یہ بات اسے سمجھائیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کرنا اور ان پر ایمان لانا ضروری ہے اور نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم حقیقتا لوگوں کی جانب اللہ کے سچے رسول ہیں، اور جنوں کی طرف بھی رسول بنا کر بھیجے گئے ہیں.

اور اسے چاہیے کہ وہ دین اسلام کا التزام کرتے ہوئے خالصتا اللہ کی عبادت کرے، اور عیسائی جس عقیدہ اور منہج پر ہیں اس کو چھوڑ دے، کہ مسیح علیہ السلام اللہ کے بیٹے ہیں، یا پھر وہ تینوں میں تیسرے ہیں.

اس عیسائی کو یہ قول ترك کرنا ہوگا، اور اس کے بعد وہ اللہ وحدہ لا شریك پر ایمان لائے، اور یہ عقیدہ رکھے کہ عیسی علیہ السلام مریم کے بیٹے اور اللہ کے بندے اور رسول ہیں، اللہ کا کوئی بیٹا نہیں؛ اللہ سبحانہ و تعالی اس سے مبرا ہے، اور بہت بڑا ہے، کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کے لیے نہ تو کوئی بیوی ہے اور نہ ہی اس کی کوئی اولاد ہے.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

آپ کہہ دیجئے کہ اللہ تعالی ایك ہے، اللہ تعالی بے نیاز ہے نہ اس سے کوئی پیدا ہوا، اور نہ ہی وہ کسی سے پیدا ہوا، اور نہ کوئی اس کا ہمسر ہے.

چنانچہ جب وہ عیسائیوں کا عقیدہ چھوڑ دے، اور یہ قبیح قول کہنے سے باز آ جائے، اور نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کرتا ہوا ان پر ایمان لے آئے، اور جو آپ لے کر آئے ہیں اس کی تصدیق کرے، اور دین اسلام کا التزام کرنے لگے: تو یہ شخص مسلمان ہوگا، اور اسے بھی وہی حق حاصل ہونگے جو مسلمانوں کے ہیں.

اور اسے نماز و روزہ کی پابندی کرنا ہوگی، اور اگر مال ہو تو اسے زکاۃ ادا کرنا ہوگی، اور استطاعت ہونے پر بیت اللہ کا حج کرنا ہوگا، سارے مسلمان بھی اسی طرح ہیں " انتہی

فضیلۃ الشیخ عبد العزیز بن باز رحمہ اللہ.